دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لیے قومی مرکز کے قیام سے متعلق وزیر داخلہ کی دلیل کا جواب

ارون جیٹلی

ہندوستان گزشتہ تین دہائی سے داخلی اور سرحد پار سے دہشت گردی کے نشانے پر رہا ہے۔ ہم نے پنجاب میں دہشت گردی سے نمٹنے میں کامیابی حاصل کی۔ جموں و کشمیر میں صورت حال معمولی روپ سے بہتر ہوئی ہے۔ لیکن مشتعل کرنے کی معمولی حرکت ہونے پر وہاں حالات بگڑنے کے امکان ہمیشہ بنے رہتے ہیں۔ مشرق کے کچھ حصے ایسے ہیں جو مخالف سرگرمیوں کی وجہ سے پرامن نہیں رہتا۔

ایک دہائی پہلے ہم فخر سے دعویٰ کرتے تھے کہ ہندوستان کسی بھی طرح کی جہادی داخلی طاقتوں سے متاثر نہیں ہوتا۔ وہ صورت اب نہیں رہ گئی ہے۔ ہمارے مغربی پڑوسی کا حکومت اور دہشت گردوں کے ذریعہ ہندوستان میں گڑبڑی کے لیے مشتعل کرنے کی تاریخ رہی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہندوستان دہشت کے خلاف متحدہ رویہ اختیار کرے۔ دہشت کے خلاف لڑائی مسلسل جاری رہنی چاہئے اسے نہیں روکا جانا چاہئے۔

حال کی تاریخ میں کچھ دلچسپ باب ہیں جس میں دہشت کے تئیں یو پی اے کا نرم رویہ دکھائی دیتا ہے۔ جب این ڈی اے حکومت نے انسداد دہشت گردی قانون بنایا، کانگریس پارٹی نے یہ کہہ کر اس کی مخالفت کی کہ یہ اقلیت مخالف ہے اور دہشت گردی کے خلاف نہیں ہے۔ دہشت گردوں سے پوچھ گچھ کرنے اور انھیں سزا دینے کے لیے پوٹا ایک کارگر ذریعہ تھا۔ یو پی اے کے انتخابی منشور میں پوٹا کو مسترد کرنے کا وعدہ کیا گیا۔ بی جے پی کے علاوہ ملک کے محافظ ادارے پوٹا کو منسوخ کرنے سے بے چین تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یو پی اے کو غیر قانونی سرگرمی ایکٹ میں ترمیم کرنی پڑی جس میں دو کو چھوڑ کر منسوخ پوٹا کی سبھی تجاویز کو شامل کیا گیا تھا۔ جن دو تجاویز کو شامل نہیں کیا گیا وہ ضمانت اور جرم کی قبولیت سے متعلق تھے۔ جب جناب پی چدمبرم نے وزیر داخلہ کا چارج سنبھالا، ماؤوادی تشدد کے سلسلہ میں ان کی ابتدائی نکتہ چینی کرنے والی لگتی تھی لیکن کانگریس کی اپنی میگزین میں یو پی اے کے ایک مضمون نے ان کے جذبہ کو کمزور کر دیا۔ انھوں نے اپنا راستہ بدل لیا۔ انھوں نے اپنا راستہ بدل لیا۔ ان کا نیا راگ تھا، ماؤوادی سے مقابلہ کرنا ریاستوں کی ذمہ داری ہے اور مرکز صرف خفیہ جانکاری تیار کرنے اور حفاظتی فورس مہیا کرنے میں ریاستوں کی مدد کر سکتا ہے۔

دہشت گردی سے مقابلہ کرنا مرکز اور ریاستوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ دہشت گردی نے ہندوستان کے اقتدار پر اثر ڈالا ہے۔ اس نے عام انتظامات اور قانون اور انتظامیہ پر قبضہ کیا ہے۔ ہماری قانونی نظام کے تحت ہندوستان کی حفاظت کرنا مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ عام انتظامات اور پولیس ریاستوں کے پاور میں ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف لڑائی سنگھ واد کے

ساتھ ساتھ ہوسکتی ہے۔ ایک خیالی ''سنگھ واد بنام دہشت گردی'' موضوع پر بحث کرنا بے فیض ہوگا۔

ہوسکتا ہے کہ دہشت گردی سے مقابلہ کرنے ک لیے ایک قومی مرکز پر کسی کو کوئی نقصان نہیں ہو لیکن اس کی طاقتوں اور دستوری ڈھانچے کے اندر ہی ہونا چاہیے۔ سرحد پار کی خفیہ جانکاری جمع کرنا اور ان لوگوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا جو باہر سے گڑبڑی کے لیے مشتعل کرتے ہیں پوری طرح سے مرکزی حکومت کے ماتحت ہے اور یہ ان کے اختیار میں ہے۔ دہشت گردی ماڈیول بین الریاستی کاروائی کرتے ہیں۔ قومی خفیہ جانکاری جمع کرنا اور ریاستوں کو اہم جانکاری بھیجنا مرکز کی ذمہ داری ہے۔ قومی جانچ ایجنسی کی تشکیل کے ذریعہ مرکز کو پہلے ہی پاورفل بنایا جا چکا ہے۔ قومی جانچ ایجنسی غیر قانونی سرگرمی قانون کے ماتحت دیگر قانونوں کے درمیان گناہوں کی جانچ کرتی ہے۔ مناسب معلومات جمع کرنا اور اسے بھیجنے کی مشینری قائم کرنے کی بات سمجھ میں آتی ہے۔ مرکزی حکومت پولیس کے حقوق این سی ٹی سی کو کیوں دینا چاہتی ہے جو ورنہ این آئی اے یا ریاستی
پولیس کے ماتحت ہے؟

این سی ٹی سی کو انٹیلی جنس بیورو کے ماتحت قائم کرنے کی تجویز ہے۔ اس کا ڈائریکٹر آئی بی کے ڈائریکٹر کو رپورٹ کرے گا۔ خفیہ ایجنسیوں کو پولیس حقوق میں شامل کرنا چاہیے۔ امریکی این سی ٹی سی صرف سیاسی منصوبہ اور اسٹریٹجک سرگرمیوں سے متعلق مداخلت کے بغیر خفیہ کے اشتراک سے ملحق ہے۔ مشترکہ دہشت گردی تجزیاتی مرکز تال میل کا کردار ادا کرتا ہے۔ ہندوستانی تجویز ایک ایسی ایجنسی کا ہے جس میں انٹیلی جنس بیورو کام کرے گا اور اسٹریٹجک سرگرمی چلائے گا۔ ایک خفیہ ایجنسی کو حق دے دیا گیا ہے جو ریاست کے قانون اور انتظامیہ کی طاقت کو نقصان پہنچائے گی جس پر ریاستی سرکاریں صحیح اعتراض ظاہر کر رہی ہیں۔

مرکزی حکومت کو ریاستوں پر یقین کیوں نہیں کرنا چاہیے؟ اسٹریٹجک سرگرمیوں میں این سی ٹی سی ہمیشہ اپنی سرگرمیوں کے بارے میں ریاستی پولیس کے ساتھ تال میل کرسکتی ہے۔ کیا اس بارے میں شک کی کوئی وجہ ہے کہ ہندوستان میں دہشت گرد مخالف کاموں کے لیے ریاستی پولیس پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔ کچھ معمولی معاملوں میں این آئی اے کو بھی ایسے کاموں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

تلاشی، ضبطی اور گرفتاری کے حقوق یعنی اسٹریٹجک سرگرمیوں سے جڑے حقوق ایک خفیہ ایجنسی کو سونپنا خطرناک ہوگا۔ خفیہ ایجنسی کا کام پوشیدہ ہوتا ہے۔ یہ ایک غیر قانونی تنظیم ہے، اس کے بجٹ اور خرچ کی کوئی جواب دہی نہیں ہے۔ حال میں انٹیلی جنس بیورو نے ایک اہم قومی وسائل کے طور پر اپنی توجہ سیکورٹی سے متعلق سرگرمیوں خاص طور سے سیاسی اور نیم سیاسی سرگرمیوں کی طرف کرلی ہے۔ میرا یہ مضبوط خیال ہے کہ اس فکر کو کم کرنا چاہیے۔ انٹیلی جنس بیورو کا کام سیاسی یا تحقیقات سے متعلق نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ایسی ایجنسی ہے جسے خود کو خفیہ جانکاری مہیا کرنے، پروسیسنگ اور سوورنیٹی تک محدود رکھنا چاہیے۔ این سی ٹی سی کو یہی کرنا چاہیے۔